اعلان ہوااور بیک وقت پوری نصف آبادی نے مولانا محمد موسیٰ کی اقتدامیں نماز جمعہ ادا کی۔اس دن سے آج تک طور تک کی پرانی جامع مسجد جسے عرف عام میں خانقاہ کہاجاتا تھااہل سنت والجماعت کی تحویل میں ہے۔

آپ نے سلسلہ تعلیم و تعلم کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے بڑے بیٹے مولوی محمد کو عالم ربانی مولانا عبدالصمد کے پاس اکتساب علم کے لئے بلغار بھیجا۔یوں آپ کی اولاد واحفاد اور خاندان کے افراد مسلک اہلحدیث کے داعی بنے۔اللہ نے آپ کو "خیر کم من طال عمره و حسن عمله" کے مصداق طویل عمر بخشی اور آپ108سال کی عمر عزیز پاکر1954ء میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے﴿اناللہ و انا الیه راجعون﴾۔

ذیل میں مذمت دنیا کے ضمن میں آپ کے منظوم کلام "عقلی میک پو" کے چیدہ چیدہ اقتباسات اردو ترجمہ کے ساتھ نذر قارئین کئے جارہے ہیں۔اس طرح آئندہ بھی بلتی شعروادب سے روشناس کرانے کااہتمام کیاجاتارہےگا۔ان شاءاللہ۔

عقلی میک پو

عقلی میکپو فیسے هلتسنه دی دنیا لا غدیانگ چه مید
زمنوری (۱) کا ردن بورینا فچوسپی میدنا نانگ چه مید

عقل کی آنکھ کھول کر اگر دیکھیں تو اس دنیا سے کچھ بھی امید نہیں جیسا کہ موسمی پل کے عارضی پشتے کو بنیاد بنا کر گھر تعمیر کیا جائے تو اسمیں کوئی پائیداری نہیں۔

دی دنیا پو این مثالنگ رینٹھق چی نا ژوخ ریس کهورید
لونا لزے ماردو نا بـوردو (۲) ژهے بروتهقسے خانگ چه مید

اس دنیا کی مثال اس پن چکی کی طرح ہے جو باری پر لگی رہتی ہے۔ماہ وسال کے دونوں پاٹ زندگی کے دانے پیسے جاتے ہیں مگر اس میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

گا چهوغو بادشاه امیر کون رگیالچهوسی تخت لا جونے
آجلی لق لزوقسے یقپی سولا کهیود نا وان چه مید

---

(1)۔ دریا کے کچے کنارے پر عارضی پل بنانے کیلئے پتھروں کے پشتے کے درمیان لکڑی کی کڑیاں پھنسائی جاتی ہیں اور دریا چڑھنے کے موسم میں وہ لکڑیاں نکالی جاتی ہیں تو وہ پشتہ بلا تاخیر دریابرد ہو جاتا ہے۔یہ بے ثباتی کے لئے بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

(2)۔ "ماردو" چکی کا نچلا پاٹ اور "بوردو" اوپر والا پاٹ ہے۔

کوئی بھی بادشاہ یا امیر جو کرسی اقتدار پر براجمان تو ہوتا ہے، مگر موت کا ہاتھ روکنے کی طاقت وجرات کسی کے پاس نہیں۔

آدمی هرمنگ پو ایکها سکیور برسمی فوربی بیابوں
توکھ میدیکا شوقپه فبسے دوکپی کھولا لدانگ چه مید

انسان کی بے ثباتی کا ذکر تو چھوڑ دیں یہ فضا میں اڑنے والے پرندے، انہیں بھی آرام سے پر بچھا کر بیٹھنے کی کوئی جگہ میسر نہیں۔

رگوے ژیلبوینگنو ستروغی طوطا ژهن نیما برنسا بیا سے
قضائی شاهیں رے تهون نا ستروق میمن می شنگ چه مید

جسم کے پنجرے میں روح کا طوطا جو رات دن بسیرا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اگر قضا کا شاہین جھپٹ لے تو اسکو جان سپرد نہ کرنے کا ہوش ہی نہیں۔

گا شهر نا یول چگیں تریس نا سو مشا یود پی سپرے
گاریے بین ژهیر چه مید پا شیسپی میدنا هرمنگ چه مید

کسی بھی شہر اور گاؤں میں پوچھا جائے کہ کوئی ایسا بندہ ہے جس پر موت نہ آئی ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک کر کے چھوٹے بڑے کی تمیز کئے بغیر مرنے کی خبر کے سوا کچھ نہیں۔

دی لاله میندوق ژهرینگنو سنینگ ماچنگ هے لے رگاکهن
میزان خلونگ لا مشوم فی گل له غدیانگمے رنگ چه مید

اے دوست دنیا کے اس باغ وبہار والے گلشن پر اپنا دل نہ دے بیٹھنا کیونکہ باد خزاں جب لگے تو بیچارے لالہ وگلاب کو اپنا رنگ وجمال برقرار رہنے کی بالکل امید نہیں۔

محشری بیسے چتخپو سنگ سنیکا بیاسنا رگیال
ٹهوپ مزاریں تهونمی جیاقپو دریں بیرنا سنانگ چه مید

سفر آخرت کی تیاری بروقت کرلے تو بہتر ہے۔ کیونکہ گھپ اندھیرے قبر میں اترنے کیلئے آج، کل اور پرسوں کی کوئی گارنٹی نہیں۔

فرزند و زن یود پی چیکتو دی دنیا لا فانگ سے نا
شینی هرتیکه (۳) جو نے شوربو دوپژے یاں آنگ چه مید

بیوی بچے وغیرہ سب کچھ اس دنیا میں چھوڑ کر لکڑی کے گھوڑے پر سوار بھاگتے چلے جانے سے بڑھ کر اور کوئی افسردگی نہیں۔

لے قربان وعظی کھری چھو سکومفی میونلا تھونگما مین
بوجهل نا بولهب لا هلژخمه قرآن چانك چه ميد(٤)

اے قربان اپنے وعظ وارشاد کی شربت پیاسے لوگوں کو پلادو۔ ورنہ ابو جہل اور ابو لہب کی نظر میں قرآن پاک کی کوئی حیثیت نہیں۔

---

(3)۔ لکڑی کے گھوڑے سے مراد سٹریچر یا تابوت ہے۔ بلتستان میں عام طور پر تابوت کے طور پر لکڑی کی سیڑھی یا چارپائی استعمال ہوتی ہے۔

(4)۔ یعنی ہدایت کے طلب گار نہ ہونے کی وجہ سے انکو فائدہ نہیں ہوتا جیسے کہ فرمایا﴿کمثل الحمار یحمل اسفارا﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلامی شعائر سے مذاق کرنا کفر ہے

متعدد صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سفر میں ایک آدمی اپنے ساتھیوں سے گپیں ہانک رہا تھا" ہم نے اپنے علماء سے بڑھ کر کوئی شکم پرور، جھوٹا اور جنگ میں بزدل نہیں دیکھا"۔

یہ پروپیگنڈا سن کر حضرت عوفؓ بن مالک نے کہا" تونے جھوٹ بولا۔ دراصل تم منافق لگتے ہو، میں ضرور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دوں گا"۔ عوفؓ یہ شکایت لیکر چلے تو دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس سے پہلے قرآن لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تھا۔﴿ ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب قل ا با لله وا ياته و رسوله كنتم تستهزء ون O لا تعتذروا قد كفرتم بعد ا يمانكم......﴾(التوبۃ ۶۵۔۶۶)

"اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ کہیں گے" ہم صرف ہنسی مذاق کر رہے تھے"۔ آپ فرمایئے" کیا تم اللہ پاک، اسکی آیتوں اور اسکے رسول (ﷺ) کا مذاق اڑا رہے تھے؟" کوئی معذرت نہ کرو۔ یقیناً تم اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو چکے"۔

اتنے میں وہ بدبخت آکر معذرت کرنے لگا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی شکل دیکھنا ہی گوارا نہ کیا اور اس کے سوا کوئی بات ہی نہ کی:" کیا تم اللہ، اسکی آیتوں اور رسول ﷺ کا مذاق اڑا رہے تھے؟!"(تفسیر طبری بحوالہ کتاب التوحید ۱۵۹)

اس زمانے کے بعض مسلمان اسمائے الہی، قرآن پاک اور حدیث شریف پر مشتمل رسائل اور کاغذوں کو لاپروائی سے پامال کرتے ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے کیا یہ جرم مذکورہ بد نصیب کے ناقابل معافی مذاق سے کمتر ہے؟ ہمیں اس راندہ درگاہ بدقسمت کے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے مقدس تحریروں کا ادب ملحوظ رکھنا چاہئے۔ (ابو محمد)